بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | یکم ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۹ احسان ۱۳۴۷ش ۲۹ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ ۱۵۱

ـــ ۵ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ـــ ۵ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ آف فضل عمر ہسپتال ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ فرزانہ عظمت گزشتہ ۸ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بخار ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک رہتا ہے۔ علاج مسلسل جاری ہے تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ـــ ۵ عاجز کا لڑکا عزیزم ڈاکٹر چوہدری مظفر احمد ونیس ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی (آکسفورڈ) لنڈن سے بذریعہ پی۔ آئی۔ اے ۲۹ احسان کو سوار ہو کر ۳۰ احسان کو صبح ۹ بجے لاہور ایرپورٹ پر معہ اہل و عیال پہنچ رہا ہے۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سب احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں عزیزان کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ سب کو خیریت اور سلامتی سے لائے اور ہر پہلو سے عزیزان کی آمد سب خاندان کے لئے برکت کا باعث ثابت ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ عزیز کو یہ ڈگری مبارک کرے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ولی محمد ونیس ۱۴ اے وحدت کالونی لاہور)

ناظمین اضلاع انصار اللہ کے انتخابات

انصار اللہ کے ناظمین اضلاع کے تقرر کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ اب آئندہ تین سال کے لئے نئے انتخابات ہوں گے۔ قواعد کے مطابق یہ انتخابات امراء اضلاع کی صدارت میں ہوں گے۔ اور ان انتخابات میں متعلقہ ضلع کے صرف زعماء مجالس انصار اللہ شریک ہوں گے۔ امراء کرام کی خدمت میں ان کے متعلقہ اضلاع کے زعماء کی فہرستیں معہ مکمل پتہ جات ارسال کر دی گئی ہیں۔ تمام امراء سے درخواست ہے کہ وہ ایک تاریخ معین کر کے ضلع کے زعماء کو بلا لیں۔ اور انتخاب کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

• انتخاب کی مکمل رپورٹ بغرض منظوری مرکز میں بھجوا دی جائے۔

• نوٹ:۔ جب تک نئے انتخابات کی منظوری نہ بھجوا دی جائے سابقہ ناظمین کام کرتے رہیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کا دوسرا سال قریب الاختتام ہے

آگے بڑھو اور بار بار اپنی جیبوں کو خالی کرو تا اللہ تعالیٰ بار بار اپنی رحمت کے ساتھ ہماری طرف رجوع فرمائے

احبابِ جماعت کے نام محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا پیغام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ایہا الاحباب! یہ سال فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کے پورا کرنے کا دوسرا سال ہے (جس میں سے اب چند دن باقی ہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشادات بھی اس بارے میں ہماری یاددہانی کرتے رہے ہیں اور مومن کا فرض بھی ہے کہ اپنے تمام فرائض کو اور وعدوں کو چستی اور مستعدی سے پورا کرتا چلا جائے تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا بیش از بیش مورد بنتا چلا جائے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو انعام کرتے نہیں تھکتا۔ البتہ بندے کو چاہیئے کہ اپنے تئیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا مورد اور وارث بناتا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تاکید فرمائی ہے اپنے تئیں خالی کرتے جاؤ تا بار بار پُر کئے جاؤ جیسے ارشاد فرمایا ؎

نیست شو تا برتو فیضانے شود ⁂ جاں بیفشاں تا دگر جانے شود

سو اے عزیزو آپ جو اللہ تعالیٰ کی شفقت اور رحمت کے بار بار اور بالتواتر مورد ہوتے رہے ہو بصد شوق آگے بڑھو اور بار بار اپنی جیبوں کو خالی کرو۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اپنے وعدہ کے مواقف لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ بار بار اپنی رحمت کے ساتھ ہماری طرف رجوع فرمائے کیونکہ صرف اسی کی ذات غنی ہے اور ہم سب اس کے محتاج ہیں اور اس کے فضلوں کے مورد اور وارث بننے کا یہی ذریعہ ہے کہ تا حدِ امکان مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ ہر روز ہمارا قدم آگے بڑھے اور ہماری رفتار کبھی سست نہ ہو۔ اَللّٰهُمَّ آمین۔ والسلام۔ خاکسار۔ ظفر اللہ خان

تعلیم القرآن کلاس ۔ مرکزی تعلیم القرآن کلاس یکم وفا (جولائی) سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے جماعتیں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

حقیقی عزت کا سرچشمہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرنا چاہے ساری دنیا مل کر بھی اسے عزت نہیں دے سکتی

خدا کی نگاہ میں عزت پانے کیلئے ضروری ہے کہ ہمارے اقوال پاک ہوں اور ہم اعمال صالح بجا لائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ تبلیغ (فروری) ۱۳۴۷ ہش بمقام نخلہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ ودیعت کیا ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو اور اسی طرح اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت عزیز بھی ہے

جس کے معنی غالب کے بھی ہیں اور جس کے معنے یہ بھی ہیں کہ تمام عزتیں اسی کی ہیں۔ قرآن کریم نے اس پر وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ تمام عزتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ خود بھی تمام عزتوں کا مالک ہے۔ اور حقیقی عزت سوائے اس کی ذات کے کسی اور سے مل ہی نہیں سکتی۔ انسان کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ باعزت ہو اور باعزت رہے۔ اور عزت نفس اسے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے لیکن انسانی فطرت میں یہ جذبہ بیج کے طور پر ہوتا ہے۔ مگر انسان اپنی عزت کے حصول اور اس کے قیام کے لئے بہت سی غلط راہوں کو بھی اختیار کر لیتا ہے۔ ایسی راہیں جو

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ

ہوتی ہیں بے ثمر نہیں ہوتیں۔ قرآن کریم نے ان غلط راہوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ہمیں بتایا ہے کہ اس طرح ان راہوں پر چل کر تم حقیقی عزت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ نساء کی ۱۴۰ ویں آیت میں فرماتا ہے۔ پہلے یہ مضمون چلا آ رہا ہے کہ منافق مومنوں کو چھوڑ کے دنیا کی جھوٹی عزتوں کے لئے کافروں سے اور اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا۔

کیا یہ منافق دنیا میں اپنے لئے عزت کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ

حقیقی عزت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

اور ہر قسم کی حقیقی عزتیں اسی کی ہیں اور اسی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ ابتدائے اسلام میں غیرمسلموں کو سیاسی اقتدار اور طاقت حاصل تھی، ابھی اسلام کا غلبہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے منافق جھوٹی عزتوں کی خاطر ان کی طرف جھکتے اور ان کا سہارا لیتے اور ان سے عزت حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں منافقوں کو کہا کہ عزت اگر تم نے حاصل کرنی ہے تو یہ کافر تمہیں عزت نہیں دے سکیں گے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔

فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا

کہ حقیقی عزت تو اللہ تعالیٰ کی ہے

اور اسی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔

اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ

کہ عزت کے صحیح حقدار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ تعلق کو قائم رکھ کر عزت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کافروں کی طرف مائل ہو کر ان کی طرف جھک کر، ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے نتیجہ میں کسی قسم کی عزت حاصل نہیں کی جا سکتی۔

انسانی فطرت کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے منافق غلط راہ اختیار کرتے تھے

کہ خدا اور رسول کی طرف جھکنے کی بجائے وہ کافروں کی طرف جھک جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام کے ذکر میں سورہ ہود کی آیت ۹۳ میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ان کے مخالف اور منکر کی نگاہ میں قبیلے کی طاقت اور عزت زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی عزت کے مقابلہ میں حضرت شعیب کو بھی انہیں کہنا پڑا

اَرَھْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ

میرے قبیلے سے تم ڈرتے اور خوف کھاتے ہو اور سمجھتے ہو کہ اگر میرے قبیلہ کو ناراض کیا تو تمہاری بے عزتی ہو جائے گی۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتے کہ اصل بے عزتی تو اس شخص کی ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔

اسی طرح سورۂ کہف کی ۳۵ ویں آیت میں فرمایا۔

اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا

ایک منکر خدا نے سمجھا کہ مال اور تعداد میں عزّت ہوتی ہے۔ اور کہا کہ میرا مال بھی زیادہ ہے اور ہمارے گروہ کی اور ہمارے قبیلے کی نفری اور تعداد بھی زیادہ ہے اس لئے مَیں زیادہ عزّت والا ہوں لیکن اللہ تعالےٰ کے غضب نے اسے پکڑا اور اس کے مال کو تباہ کر دیا اور اس کی دنیوی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

پس

فطرت کے اس تقاضا کو پُورا کرنے کے لئے

ال کی طرف ایسے لوگ متوجہ ہوتے ہیں یا قبیلہ کی نفری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور ان پر فخر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو جب راہِ راست کی طرف خدا اور اس کا رسول بلاتے ہیں تو وہ سمعًا وطاعۃ نہیں کہتے بلکہ دنیا کی عزتوں کی خاطر دنیا میں فساد پیدا کرتے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور اس طرح پر اپنی عزّت کو قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے سرگودہا کے ایک بڑے زمیندار سے ایک دفعہ مَیں نے (دیر کی بات ہے قبل از خلافت) تبلیغی بات کی تو وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے کیا مسئلہ سمجھائیں گے مَیں تو سارے مسئلے سمجھا ہوا ہوں۔ قادیان کے زمانے سے ہر جلسے پر حاضر ہوتا ہوں تقاریر کو سُنتا ہوں اور کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو مَیں سمجھا ہوا نہیں ہوں لیکن آپ یہ تو سوچیں کہ مَیں اپنے علاقہ کا بہت بڑا چوہدری ہوں ہم نے اپنی عزّت اور چودھراہٹ کو قائم رکھنے کے لئے قتل بھی کروانے ہوئے۔ چوریاں بھی کروائی ہوئیں اور ڈاکے بھی ڈلوانے ہوئے اور اغوا بھی کروانا ہؤا۔ اگر مَیں احمدی ہوجاؤں تو آپ کا انگوٹھا میری گردن پر ہوگا اور آپ کہیں گے کہ یہ حرکتیں بند کر دو۔ تو مَیں جو علاقہ کا چودھری ہوں میری عزّت قائم نہیں رہے گی۔ گویا اس کے نزدیک دنیا کی عزّت کے قیام کے لئے فساد کا بپا کرنا ضروری تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب ایسے شخص سے کہا جاتا ہے (وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ) کہ عزّت تو اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو

تا کہ تمہیں حقیقی عزّت ملے تو وہ اس بات کو سمجھتا نہیں۔ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ اپنی جھوٹی عزّت کی پیچ ایسے لوگوں کو گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے اور گناہ پر قائم رکھتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص کی کوئی عزّت نہیں۔ کیا وہ صاحب عزّت ہو سکتا ہے جس کے لئے جہنّم خدا نے تیار کیا ہو؟ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ جس کے لئے جہنّم کافی ہے۔ جس نے جہنّم میں پڑنا ہے وہ عزّت اور فخر سے اپنا سر کیسے اونچا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے سورہ دخان میں کہ دنیوی غلبہ اور دنیا کی مقبولیت پر گھمنڈ کرنے والے اور اپنی جھوٹی دنیوی عزّت پر فخر کرنیوالے کو ہمارے حکم سے فرشتے جہنّم کے وسط تک گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے اور ان کے سروں پر ان کی اصلاح کے لئے گرم پانی ڈالا جائے گا اور ہم اسے کہیں گے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ میرے غضب اور میری طرف سے نازل ہونیوالی بے عزتی کو چکھ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ تو دنیا میں اپنے آپ کو غالب اور عزّت والا اور قابلِ احترام سمجھا کرتا تھا اور عزّت کے حصول کے لئے صحیح راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے تو نے غلط راہوں کو اختیار کیا تھا۔ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔ آج میرے غضب کی جہنّم اور ذلّت کی جہنّم کو چکھ اور یہ بدلہ ہے اس جھوٹی عزّت کا جو دنیا میں تُو نے اپنے لئے قائم کی تھی۔

پس انسان کی فطرت میں صاحب عزّت اور قابلِ احترام بننے کا جذبہ تو تھا ہے

اور یہ جذبہ ہے بھی بہت اچھا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ معزز بنے لیکن اسی کی نگاہ میں کسی اَور کی نگاہ میں نہیں۔ اور غلط راہوں پر چلنے سے اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے قرآن کریم میں روکا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ناک پر ان کی عزّت رہتی ہے۔ ذرا سی بات ہو جائے تو کہتے ہیں کہ جی بے عزّتی ہو گئی۔ بے عزّتی ہو گئی۔ ایسا شخص بھی عزّت کے حقیقی مفہوم کو نہیں سمجھتا اور نہ

۱۵۹

حقیقی مقامِ عزّت

کو اس نے حاصل کیا ہے۔ کیونکہ کسی ایک کے کیا ساری دنیا کے گالیاں دینے سے بھی اسکی بے عزّتی نہیں ہوتی جب تک خدا کے فرشتے بھی اس پر لعنت نہ کر رہے ہوں اور اگر وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزّت دار ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے فرشتے اس پر درود بھیج رہے ہیں اور اسکے لئے دعائیں کر رہے ہیں تو ساری دنیا گالیاں دے کیا فرق پڑتا ہے؟ کجا یہ کہ کسی نے ذرا سی بات کی اور لڑنا شروع کر دیا۔ گویا اپنے زور سے اسنے اپنے لئے عزّت کا مقام حاصل کرنا ہے۔ اپنے زور سے تو حقیقی عزّت کا مقام حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے مقابلے میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی فطرت مسخ شدہ ہوتی ہے ان کو اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں عزّتِ نفس عطا کی ہے اور ایک معزز زندگی ہمیں اس دنیا میں گزارنی چاہیئے۔ اس معنی میں جس معنی میں خدا تعالےٰ نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی نگاہ میں عزّت پانے کے لئے ہمیں ہر قسم کی قربانیاں ہر قسم کی فدائیت کے نمونے پیش کرنے چاہیئیں تا کہ ہم اسکی نگاہ میں معزز ہو جائیں۔ ایسی مسخ شدہ فطرت تو عزّت کے معنی سے بھی ناآشنا ہوتی ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک شخص نے اپنے نوکر کو خوب جوتیاں لگائیں۔ اسنے کہا کہ جناب میرا استعفیٰ!!! آج آپ مجھے جوتیاں مار رہے ہیں۔ کل میری بے عزّتی کر دیں گے۔ مَیں تو یہاں نہیں رہنا۔ یعنی جوتیاں کھانے سے بھی اسکی عزّت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ گویا اسے پتہ نہیں کہ عزّت کہتے کسے ہیں۔ اور عزّتِ نفس جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہے۔ وہ ہے کیا؟ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔

منافقوں کے متعلق

بھی قرآن کریم کہتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یا آپ کے خلفاء کی اطاعت سے باہر نکلتے ہیں فخر سے یہ کہتے ہوئے کہ ہم بڑے معزز ہیں ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ خدا اور اسکے رسول کی پرواہ نہیں رسول کے خلفاء کی پرواہ نہیں امراء کی پرواہ نہیں نظامِ جماعت کی پرواہ نہیں۔ تمہاری عزّت پھر کیا رہ گئی؟ تمہاری عزت کو قائم کرنے کے لئے تو اللہ تعالےٰ نے رسول کو بھیجا تھا۔ تمہاری عزتوں کی حفاظت کے لئے تو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ خلافت کو قائم کیا تھا۔ تمہاری عزتوں کے محافظ بن کر نظامِ سلسلہ میں لوگوں کو پرویا تھا تا کہ ہر شخص ایک دوسرے کی عزّت کا خیال رکھے۔ تمہارا فسوق کی راہ کو اختیار کرنا اور دعوےٰ یہ کرنا کہ اس طرح ہم زیادہ معزز بن جائیں گے۔ ایک لغو اور غیر معقول بات ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۂ فاطر میں فرماتا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ تمہیں اس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی عزّت ملے۔ نیز یہ کہ عزّت کا چشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ عزّت اگر مل سکتی ہے تو اسی سے مل سکتی ہے۔ اور پھر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

کی نگاہ میں عزّت حاصل کرنے کے طریق کیا ہیں۔ اور پھر یہ انذار کیا کہ اگر ان طرق کی بجائے ان راہوں کی بجائے تم دوسری کج راہوں کو اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزّت حاصل نہ کر سکو گے بلکہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

مختصراً

اس آیت کا مضمون یہ ہے

کہ جو شخص عزّت حاصل کرنا چاہے۔ اپنی فطرت کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر قسم کی عزّت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اور ہر قسم کی عزّت کا حصول صرف اس سے تعلق رکھ کے ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تمام عزّتوں کا سرچشمہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا تھا کہ خدا کی نگاہ میں ہم کیسے عزّت حاصل کریں۔ فرمایا: اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ نیک باتیں اس کی طرف جاتی ہیں۔ اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کے معنی ہیں۔ پاک باتیں۔ ایسی باتیں جن میں جہالت نہ ہو۔ اور ایسی باتیں جن میں فسق اور فجور نہ ہو۔ پس فرمایا کہ تمہارے اعتقادات اور تمہارے اقوال میں میری صفات کا نور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جہالت کے نتیجہ میں بھی وہ اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ نہیں رہتے۔ نہ اعتقاد نہ اقوال۔ اسی طرح اگر فسق و فجور ہو تو وہ اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ نہیں رہتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اعتقادات صحیح ہوں اور انسان کی زبان پر صرف وہ باتیں آئیں جنہیں اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کہا جا سکے۔ لغو باتیں نہ ہوں۔ گالی گلوچ نہ ہو۔ فتنہ کی بات نہ ہو۔ جہالت کی بات نہ ہو۔ نفاق کی بات نہ ہو۔ ابا اور استکبار کی بات نہ ہو وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ہیں جن سے اسلام نے روکا ہے۔ اور اگر ہماری زبان ان سے نہ رُکے تو جو ہماری زبان سے نکلے گا اس پر اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کا فقرہ چسپاں نہیں ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

خدا کی نگاہ میں عزّت

حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے مُنہ سے سوائے اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کے اور کوئی چیز نہیں نکلنی چاہیئے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے اس کے لغوی معنی یہ ہیں کہ وہ باتیں جن میں فسق نہ ہو اور ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ ایسی باتیں جو خلافتِ راشدہ کے خلاف کہی جاتی ہیں ان پر قرآن کریم فسق کے لفظ کا اطلاق کرتا ہے۔ اس آیت میں جس میں خلافت کا ذکر ہے فرمایا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کئی منافق یا نفاق کی آگ رکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ سہانوں کوئی پرواہ نہیں۔ اسی نظام دے خلاف وی جو مرضی اسے کہہ دیئے سہانوں کوئی کُجھ نہیں کہہ سکدا۔ ابھی دو تین مہینے ہوئے جامعہ احمدیہ کا ایک ایسا طالب علم جو قریباً فارغ ہو چکا ہے اس کے متعلق مجھے یہ رپورٹ ملی کہ وہ کہتا ہے کہ میں جو مرضی ہے کہتا رہوں مجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ آگے وجہ بھی اس نے احمقانہ بیان کی جس کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔

سوال یہ ہے

کہ اگر تم خلافت کے مقابلے میں کوئی بات کہتے ہو تو دُنیا تمہیں آسمانوں کی عزّتیں بھی عطا کر دے تو تب بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ خدا کی نگاہ میں تم فاسق بن گئے۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ میں شامل ہو گئے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں وضاحت سے فرمایا ہے کہ خالی مُنہ کی باتیں بھی کافی نہیں۔ یعنی اگر تم نے خدا کی نگاہ میں عزّت حاصل کرنی ہے اور حقیقی طور پر معزز بننا ہے تو محض اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کافی نہیں کیونکہ یہ تو صحیح ہے کہ اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ کا صعود اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ بغیر سہارے کے اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بتایا ہے کہ وہی اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ جن کو اعمالِ صالحہ کا سہارا ہے۔ خدا تعالیٰ تک پہنچتے ہیں (وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ) تو نیک اعتقاد، میٹھے اور معطّر بول جو اعمالِ صالحہ کے سہارے بلند ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔ جو

عزّت کا سرچشمہ ہے

زبان بھی خدا کی پسندیدہ اور جوارح بھی خدا کے مطیع ہوں تو پھر خدا کی نگاہ میں انسان عزّت پاتا ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت بھی ایسے شخص کو بے عزّت نہیں کر سکتی۔ جاہل دُنیا نے اسلام اور مسلمانوں کو ہر طرح ذلیل کرنے کی کوشش کی کیا وہ ذلیل ہو گئے؟ کیا وہ ذلیل ہوا جس کو خدا نے پیار سے اپنی گود میں بٹھا لیا اور اپنی رضا کی جنّت میں داخل کیا۔ یا وہ ذلیل ہوا جس کو دُنیا میں تو جُوتے نہیں پڑے مگر اس کے ربّ نے اسے کہا ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ تُو بڑا معزز اور مکرم بنا پھرتا تھا۔ جا! ہماری جہنّم میں داخل ہو اور اس جھوٹی عزّت اور تکبّر کا جس کی وجہ سے میرے پیاروں کو تُو نے دُکھ پہنچایا تھا آج نتیجہ دیکھ لے اور اس کی سزا کو پا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ جو لوگ زبان بھی جہالت والی اور فسق و فجور والی رکھتے ہیں اور اعمال بھی ان کے اسی قسم کے ہیں لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وہ میرے غضب کی جہنّم میں میرے قہر کے عذاب میں پڑنے والے ہیں۔ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ هُوَ یَبُوْرُ اور ہمارا معاملہ ان دو گروہوں کے ساتھ ثابت کر دے گا کہ جو لوگ میرے اُن بندوں کے خلاف جنہیں میں عزّت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ تدبیریں کرتے اور زبان کو خنجر کی طرح چلاتے ہیں ان کا مکر ہی ہلاک ہوتا اور ناکام ہوتا ہے۔ عزّت میرے بندے ہی پاتے ہیں کیونکہ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ۔

حقیقی عزّت اسی کو ملتی ہے

جسے اللہ تعالیٰ حقیقی عزّت دینا چاہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ عزّت نہ دینا چاہے بلکہ ذلیل کرنا چاہے ساری دُنیا مل کے بھی اسے نہ اِس دُنیا میں نہ اُس دُنیا میں حقیقی عزّت عطا کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق عطا کرے کہ اس کی منشاء کے مطابق اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ بجا لاتے ہوئے حقیقی عزّت اس کی نگاہ میں ہم پائیں اور خدا کرے کہ ہمیں یہ نہ سُننا پڑے کہ ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ +

احادیث النبیؐ

خلوصِ نیّت اور حسنِ ارادہ

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :-

" إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ، إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ "

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ صلعم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا " سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کے لئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اس کی ہجرت اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہی ہوگی۔ لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا "

(۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ "

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ ص ۱۷۹ جلد ۲ مصری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت۔ بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسنِ نیّت ہے ۔

صداقتِ اسلام

قرآن کریم کی فضیلت

103

سورۂ النمل میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

طٰسٓ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

" تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ۔ فرماتا ہے اس سورۃ کی آیتیں قرآن کریم کی آیتیں ہیں قرآن کریم کی آیتیں ہیں اور ایک ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جو اپنے مضمون کو آپ کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت کا موجب ہے مگر ان مومنوں کے لئے نہیں جو صرف منہ سے اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ان کے لئے جو نمازیں قائم کرتے ہیں اور زکوٰتیں دیتے ہیں اور آخرت پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔

اس آیت میں تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ فرما کر قرآن کریم کی ایک ایسی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے جس سے باقی الہامی کتب کلیۃً محروم ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی الہامی کتاب نہیں جو اس کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو جس کثرت کے ساتھ دنیا میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اور یہی وہ فضیلت ہے جو تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ میں بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن کی آیات ہیں یعنی اس کتاب کی آیات ہیں جس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ قرآن ہے یعنی وہ تلاوت میں اس قدر آتا ہے کہ دنیا کی اور کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

درحقیقت جو کتاب سب دنیا کو فائدہ پہنچانے والی ہو ضروری تھا کہ وہ قرآن ہو یعنی کثرت سے پڑھی جانے والی ہو۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ تورات اور انجیل کے تراجم کے باوجود وہ اس قدر نہیں پڑھی جاتیں جس قدر کہ قرآن پڑھا جاتا ہے حالانکہ وہ عربی زبان میں ہے اور لوگ بھی اسے عربی زبان میں ہی پڑھتے ہیں۔ مخالفین کا یہ کہنا کہ چونکہ ایسے ذرائع اختیار کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے لوگ اِسے پڑھتے ہیں جیسا کہ نمازوں وغیرہ میں پڑھنا اور اس وجہ سے اس کا پڑھا جانا ایک طبعی امر ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ پھر بھی طبعی امر نہیں کیونکہ اوّل جس کتاب کو نماز میں پڑھنے کا حکم ہو ضروری نہیں کہ لوگ کثرت سے اس پر ایمان لے آئیں آخر کثرت نسبت سے ہوتی ہے۔ دوسری کتب کے مقابل میں کثرتِ تلاوت اسکی تبھی ہو سکتی تھی جبکہ اس کے ماننے والوں کی تعداد بھی بہت ہو ورنہ اس کی کثرت سے تلاوت کس طرح ہو سکتی تھی اور لوگوں سے منوا لینا تو طبعی امر نہیں ہے۔ سکھ لوگ گرنتھ پڑھتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ قرآن نہیں۔ کیونکہ ماننے والے نہایت محدود ہیں اور کثرت سے پڑھنے والوں کا وجود یقیناً پیشگوئی کے ماتحت آ سکتا ہے۔

دوم۔ اگر ماننے والے بھی کثرت سے ہوں تب بھی ضروری نہیں کہ لوگ حکم کو ماننے والے ہوں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود غیر زبان ہونے کے لوگ کثرت سے اس کی تلاوت کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی طبعی امر نہیں ہے۔

سوم :- پھر سوال یہ ہے کہ جبکہ الہامی کتب خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں اور خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ یہ تدابیر جن سے قرآن پڑھا جاتا ہے اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی تھیں۔ پھر کیوں نہ اس نے دوسری کتب کے متعلق بھی وہ تدابیر اختیار کر لیں یا اب کیوں وہ لوگ یہ تدابیر اختیار نہیں کر لیتے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہتا تھا کہ یہی ایک کتاب قرآن بنے۔ اور جب کتب کے نازل کرنے والے خدا نے صرف ایک کتاب کو ہی قرآن بننے کے لئے چُنا ہے۔ تو یقیناً وہ افضل ہے۔

چہارم :- یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی عبارت اس قسم کی ہے کہ وہ بہ نسبت دوسری کتب کے جلد یاد ہو سکتی ہے اس لئے*

* لوگ اسے زیادہ حفظ کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیوں نہ دوسری کتب نے بھی ایسا ہی کر لیا اور پھر کیا اس قسم کی عبارت بنانا کوئی آسان بات ہے۔

غرض قرآن کریم کا قرآن ہونا ایک بہت بڑی فضیلت ہے جس میں دوسری کتب شامل نہیں "

(تفسیر کبیر جلد پنجم ص ۸-۹)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

بزرگانِ اسلام

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عمرؒ عبد العزیز بن مروان بن حکم کے صاحبزادے تھے والدہ ماجدہ ام عاصم حضرت عمرؓ بن خطاب کی پوتی تھیں ۶۱ھ میں پیدا ہوئے اور شاہانہ فضا کی آغوش میں پلے بڑھے اور پروان چڑھے۔

وقت کے مشہور محدث صالح بن کیسان کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت کی تکمیل ہوئی۔ ان کے علاوہ دوسرے متعدد علمائے مدینہ سے بھی استفادہ کیا۔ فطری سعادت اور مشاہیر اُمّت کے فیضِ صحبت ہی کا یہ خوشگوار نتیجہ تھا۔ کہ ان کے متعلق حضرت امام حنبلؒ نے ارشاد فرمایا "میں تابعین میں سے عمر بن عبد العزیزؒ کے سوا کسی کے قول کو حجت نہیں سمجھتا"

جب آپ نے گلشنِ شباب میں قدم رکھا۔ تو عبد الملک بن مروان کی بیٹی فاطمہ سے شادی ہوئی۔ اور مناصب عالیہ پر سرفراز کئے گئے۔ لیکن حکومت کے قصر کو ہمیشہ دین کی مشعل سے فروزاں رکھا جب ولید نے انہیں مدینہ کی گورنری تفویض کی تو اس شرط پر راضی ہوئے کہ وہ دوسرے عاملین کی طرح ظلم نہ کریں گے۔

بیت المال:- آپ نے جب عنانِ حکومت سنبھالی تو بیت المال کے مداخل و مصارف کی حالت نہایت افسوسناک تھی آمد اور خرچ اور دونوں مدوں میں جائز اور ناجائز رقم لائی اور اُٹھائی جاتی تھی بیت المال کا معتدبہ حصہ ذاتی عیش و عشرت پر صرف کیا جاتا تھا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اس کی بخوبی اصلاح کی۔

غصب شدہ مال کی واپسی سے بیت المال بھرپور ہو گیا تھا۔ شاہی خاندان کے تمام وظیفے یک قلم بند کر دیئے گئے۔ بھاری بھاری اور محض نمائشی شاہانہ مصارف پر خطِ نسخ کھینچ دیا گیا۔ سارا بیش بہا ذاتی مال فروخت کر کے اس کی کل رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

مجبور اور معذور اشخاص کی ایک فہرست تیار کی اور ہر ایک کا وظیفہ مقرر کیا اس پر عمل درآمد کے سلسلے میں عاملوں پر کڑی نگرانی رکھتے تھے۔

مفلس مقروضوں کا قرض ادا کرنے کی ایک علیحدہ مد قائم کی دودھ پیتے بچوں کے وظیفے مقرر کئے ایک عام لنگر خانہ کھولدیا جس سے فقیروں اور مسکینوں کو کھانا ملتا تھا۔ علاوہ بریں ملک کے محتاجوں میں صدقات تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

رعایا کی خوشحالی:- آمد و خرچ کی شدید دیکھ بھال۔ ظلم و ستم کی بیخ کنی اور مساکین پروری کا یہ خوشگوار نتیجہ ہوا کہ ملک کے گوشے گوشے میں آسودہ حالی کے پھول برسنے لگے غریبی اور محتاج نام کو بھی باقی نہ رہیں سال ہی بھر میں نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ صدقہ لینے والے تنگ دست صدقہ دینے والے خوشحال بن گئے۔

ذمیوں کے ساتھ سلوک:- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ذمیوں کے ساتھ ایسا قابلِ تعریف سلوک کیا کہ پوری اسلامی تاریخ میں دورِ فاروقیؓ کے سوا اور کوئی دور اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ آپ نے مسلمانوں کے برابر ذمیوں کے مال و جان کی حفاظت کی۔ انہیں مکمل مذہبی آزادی عطا کی۔ جزیہ وصول کرنے میں انتہائی نرمی سے کام لیا اور عمال کو ان کے باب میں ہدایت لکھتے رہے۔

خدمتِ خلق:- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے عامۃ الناس کو فائدہ پہنچانے کے لئے بہت سے اہم کام انجام دئے مثلاً ممالک محروسہ میں بہت سی سرائیں تعمیر کرائیں۔ خراسان اور سمرقند کے عاملوں کو راستوں اور شہروں میں سرائیں بنوانے کا حکم دیا۔ اور مسافروں کی میزبانی کرنے کی تاکید کی۔

دینی خدمات:- سیاسیات میں خوش آئند انقلاب پیدا کرنے کے ساتھ ہی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے شریعت کی بھی تجدید کی۔ چنانچہ آپ عدی بن ارطاۃ کو ایک فرمان میں لکھتے ہیں:-

"ایمان چند سنن، چند احکام اور چند فرائض کا نام ہے جس نے ان اجزاء کی تکمیل نہیں کی۔ اس نے ایمان کی بھی تکمیل نہیں کی اگر حیات مستعار باقی ہے تو میں ان تمام اجزاء کو تمہارے سامنے واضح کر دوں گا۔ کہ تم ان پر عمل کرو ورنہ مجھے تمہارے ساتھ رہنے کی حرص بھی نہیں۔

چنانچہ عقائد عبادات اور اخلاق کے ناگوار تغیر کا سختی کے ساتھ انسداد کیا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے تمام عاملوں کے نام فرمان جاری کیا کہ نماز کے وقت سارا کام چھوڑ دیا کرو نماز کو ضائع کرنے والا شخص دوسرے فرائض کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا

اسلام کی تبلیغ و اشاعت:- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ملک گیری کے بجائے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی تمام قوتیں صرف کر دیں فوجی افسروں کو جنگ سے پہلے دشمن کو تبلیغ اسلام کرنے کی ہدایت تھی یہ تدبیر اشاعت اسلام کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئی چنانچہ صرف جراح بن عبد اللہ عامل خراسان کے ہاتھ پر چار ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور اسمٰعیل بن عبد اللہ عامل مغرب کی تبلیغ سے سارے شمالی افریقہ میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

سندھ کے اکثر حکمران اور زمیندار مسلمان ہو گئے ان کی جائدادوں سے بالکل تعرض نہ کیا گیا اور انہیں مسلمانوں کے مساوی حقوق سے بہرہ اندوز کیا گیا جے سنگھ پسر راجہ داہر بھی انہی لوگوں میں تھا۔ آپ کی اخلاقِ حسنہ کی شہرت دُور دراز ملکوں میں پہنچ گئی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ بعض ممالک نے وفد بھیجکر آپ سے مبلغین روانہ کرنے کی استدعا کی۔ چنانچہ آپ نے وفد تبت کے ساتھ سلیط بن عبد اللہ حنفی کو چین روانہ کیا۔

ازدواج و اولاد:- آپ کی چار بیویاں اور پندرہ سولہ بیٹے بیٹیاں تھیں بعض بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ اسحٰق یعقوب موسےٰ عبد اللہ بکر ابراہیم عبد الملک ولید عاصم یزید عبد اللہ عبد العزیز ریان۔

سیرت حضرت عمر بن عبد العزیزؒ:- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اپنے عہد خلافت میں حضرت فاروق اعظمؓ کو نمونہ بنا کر بعینہٖ ان کے نقش قدم پر چلے اور ایسے ایسے زریں کارنامے انجام دئے کہ بعض محدثین انہیں پانچواں خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں

علم و فضل:- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ علم و فضل میں نہایت بلند مقام پر فائز تھے حافظ ذہبی نے انہیں فقیہہ مجتہد تسلیم کر کے ان کے دوسرے علمی کمالات کا لوہا مانا ہے امام نووی کا قول ہے کہ ان کی عظمت و شان فضیلت علمی وفور علم صلاح آثار نبوی کے اتباع اور خلفائے راشدین کی پیروی پر سب متفق ہیں۔

بیماری اور وفات:- رجب ۱۰۱ھ میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ بیمار ہو گئے۔ اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔

156

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کے متعلق

انجیل کی پیشگوئیاں

یوحنا کے مکاشفات باب ۱۴ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے کشوف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا:۔

"پھر میں نے نگاہ کی۔ اور دیکھو۔ کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا ... ... اور وہ تخت کے سامنے اور ان چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے۔ اور کوئی ان کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے اس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے کہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برے کے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتے ہیں یہ خدا اور برے کے لئے پہلے پھل کے آدمیوں سے مول لئے گئے ہیں اور ان کے منہ میں مکر نہ پایا گیا۔ کیونکہ وہ خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں"

اس حوالہ کی تشریح کرنے سے قبل یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ انبیاء کا کلام مجاز اور استعاروں سے پُر ہوتا ہے۔ اس پیشگوئی میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام نے استعارات سے کام لیا ہے۔ شروع میں فرمایا ہے "دیکھو کہ برہ صیہون پر کھڑا ہے اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پہ اس کے باپ کا نام لکھا تھا"

ان الفاظ میں صیہون پہاڑ کا ذکر تشبیہ کے طور پر کیا ہے اور بائیبل کے قاعدے کے مطابق ایک لاکھ چوالیس ہزار کا محاورہ کثرت کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں ایک ایسا پاکباز انسان میں نے دیکھا جو صیہون جیسے پہاڑ پر کثیر التعداد انسانوں کی جمعیت میں کھڑا ہے۔ وہ خود اور اس کے ساتھی خدا تعالےٰ کے ایسے پیارے اور مقرب ہیں کہ ان کے ماتھے پر خدائی نور چمک رہا تھا۔ گویا باپ یعنی خدا کا نام ان کے چہروں پہ لکھا تھا۔

یہ نشانات سوائے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی پر صادق نہیں آتے۔ اس پیشگوئی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ عرفات پر چڑھنے اور حج کے موقعہ پر طواف کرنے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

پھر آپ کے صحابہ کرام کا اخلاص اور عرفانہ شان جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ

کہ ان کے بشرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خدا کی پاکیزہ جماعت کے افراد ہیں اور جلالی نور ان کے چہروں سے ہویدا ہے۔ اس کا نظارہ اس پیشگوئی میں دکھایا گیا آگے لکھا ہے کہ "اور وہ تخت کے سامنے اور ان جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے"

یہ حج الوداع کے موقع کا نظارہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا تخت کیا تھا؟ وہی خدا تعالےٰ کا گھر جس کی طرف اس نے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اور جس کو قبلہ مقرر کیا اور چار بزرگ اشخاص سے مراد کون تھے۔ ایک آنحضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تین وہ بزرگ انسان جو آپ کے بعد خلافت کے منصب پر متمکن ہوئے یعنی حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چونکہ کسی وجہ سے اس حج میں شریک نہ ہوئے اس لئے ان کا ذکر یہیں نہیں کیا گیا۔

اور وہ گیت خدا تعالےٰ کا وہ پاک کلام تھا جو تمام دنیا کے لئے نیا اور عجیب تھا۔ یا وہ الفاظ تھے جو حج کے موقعہ پہ بطور تلبیہ کہے جاتے ہیں۔ یعنی

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

یہ گیت یقیناً اہل عرب کے لئے نیا تھا۔ جس کو انہوں نے کبھی نہ سنا تھا۔

پھر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی اس گیت کو سوائے ان چوالیس ہزار اور ایک لاکھ آدمیوں کے نہ سیکھ سکا جو زمین سے خریدے گئے تھے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہی لوگ اس گیت کو سیکھ سکیں گے جو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے بالکل اسی کے ہو جائیں۔ اور تمام گندگیوں سے مطہر و مبرہ رہیں۔

قرآن کریم میں بھی اسی کا ذکر آتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ کہ اس کو سوائے پاکبازوں کے اور کوئی نہیں چھو سکتا یعنی اس کا علم اور اس کے حقائق و معارف سوائے عابدوں اور مومن اور مطہر انسانوں کے اور کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس اس پیشگوئی میں خریدے ہوئے آدمیوں سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں۔ جنہوں نے اپنی جانیں اپنے اموال اپنی اولاد غرضکہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیا۔

پھر ان خریدے ہوئے لوگوں کے نشانات بتائے گئے فرمایا "یہ وہ لوگ ہوں گے جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے کہ کنوارے ہیں" "یہ وہ لوگ ہیں جو برے کے پیچھے جاتے ہیں" "ان کے منہ میں مکر نہ پایا گیا کیونکہ وہ خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں"

یہ سب علامات ایسی ہیں جو صحابہ کرام پر صادق آتی ہیں۔ یہی لوگ تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو قبول کرنے پر ان افعال قبیحہ سے منزہ ہو گئے جن میں اس وقت اہل عرب مبتلا تھے۔ پھر یہی لوگ تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر اپنی جانیں نثار کر دیتے تھے انہی کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ کہ یہ لوگ امی نبی کے پیچھے چلتے ہیں۔

پھر وہ خدا تعالےٰ کے حضور مکر و فریب سے بالکل پاک اور بے عیب نکلے سورۃ فتح میں اللہ تعالےٰ ان کی بے عیبی کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا۔

کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس یوحنا کی اس پیشگوئی کی علامات صاف اور واضح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔

اسی باب میں آگے آتا ہے "میں نے ایک اور فرشتے کو انجیل ابدی لئے ہوئے دیکھا آسمانوں کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا۔ تاکہ زمین کے رہنے والوں اور سب قوموں اور فرقوں اور اہل زبان اور لوگوں کو خوشخبری سنائے۔ اس نے بڑی آواز سے کہا۔ خدا سے ڈرو۔ کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آ گئی اور اس کی پرستش کرو۔ جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے"

یہ تو واضح بات ہے کہ حضرت مسیحؑ کی انجیل ابدی نہیں۔ اسی لئے انہوں نے خود کہا کہ ابھی کچھ اور باتیں ہیں جن کی تمہیں برداشت نہیں۔ گویا بالفاظ دیگر حضرت مسیح نے اس بات کا اقرار فرمایا ہے کہ یہ انجیل مکمل نہیں۔ پس وہ انجیل جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے وہ تو ابدی نہیں ہو سکتی۔ انجیل ابدی سے مراد وہی روح حق ہے جو اس کے بعد دنیا کو دی جانی تھی۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "وہ ہمیشہ کے لئے ہو گی" اور وہ قرآن کریم ہے جس کا درجہ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ہے یعنی کمال کو پہنچ گئی۔ اور ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ہے اور جس کی تعلیم ہر خاص و عام ہر فرقہ ہر قوم اور ہر ملک کے لئے ابدالآباد تک ہے۔

پھر اس کتاب کے لانے والے نے ہی تمام دنیا کے انسانوں کو پکار کر کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

کہ اے ساری دنیا کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول اور ہادی ہو کر آیا ہوں اور میں تم کو یہ تعلیم دیتا ہوں کہ ایک خدا کی پرستش کرو۔ کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی لازمی طور پر آنے والی ہے۔

ہجری شمسی کیلنڈر

سیدنا حضرت فضل عمرؓ کی رہنمائی میں ہجری شمسی تقویم جاری کی گئی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال ہی میں اس کی طرف خاص توجہ مبذول کروائی ہے احباب جماعت کی سہولت کے لئے دفتر ہذا نے فوری طور پر سنہ ۱۳۴۷ ہجری شمسی کا کیلنڈر شائع کر دیا ہے جو جملہ جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے اگر کسی جماعت میں مذکورہ کیلنڈر نہ پہنچا ہو تو دفتر ہذا سے بلا قیمت منگوا لیا جائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

تاریخِ احمدیت

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اردو اور انگریزی) کا اجراء

مختلف ممالک کے مفکرین کی آراء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے (۱۹۰۱ء) میں ایک رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کی تجویز فرمائی تھی یہ رسالہ "انگریزی" اور "اردو" ہر دو زبان میں جنوری ۱۹۰۲ء سے جاری ہو گیا۔ انگریزی رسالہ تو ابتدا سے کچھ عرصہ تک لاہور ہی میں شائع ہوتا رہا۔ مگر اردو ایڈیشن کا پہلا پرچہ لاہور میں چھپا۔ اس کے بعد قادیان میں طبع ہونے لگا۔

"ریویو" کا اندرون ملک اور مغربی ممالک پر اثر

شروع شروع میں رسالہ کے اکثر اردو مضامین حضور ہی کے لکھے ہوتے تھے اور بعض مضامین کے متعلق نوٹ لکھا کر راہ نمائی فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی روحانی توجہ کی بدولت رسالہ کو اندرون ملک ہی نہیں مغربی ممالک میں بھی بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اندرون ملک میں پہلے ہی سال اس سے متاثر ہو کر کئی سعید روحوں نے حق قبول کر لیا۔ بلکہ مدراس کے ایک ہندو دوست رسالہ کا اپنی زبان میں ترجمہ سنکر حضرت اقدس کی زیارت کے شوق میں قادیان بھی پہنچے۔ علاوہ ازیں ملک کے اسلامی اخبارات نے اس پر تبصرے لکھے چنانچہ رسالہ البیان (لکھنؤ) نے لکھا۔

"ریویو آف ریلیجنز ہی ایک ایسا پرچہ ہے جس کو خالص اسلامی پرچہ کہنا صحیح ہے۔ ہم نے اس کے کئی نمبر دیکھے اور ہم کو اس امر کے ظاہر کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ عربی میں "المنار" اور اردو میں "ریویو آف ریلیجنز" سے بہتر پرچے کسی زبان میں شائع نہیں ہوتے۔ مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ہندوستان میں ایک ایسا پرچہ نکل رہا ہے جس کے زوردار مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے۔"

پھر لکھا کہ:۔

"ہندوستان کا بہترین اسلامی میگزین ہے۔"

رسائل کے علاوہ عوام نے بھی اس رسالہ کا بڑا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ مسٹر میکبلین (پالم پورہ) نے لکھا:۔

"مجھے اسلام کا مطالعہ کرتے ہوئے تیرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ... مگر اب تک میں نے ایک بھی ایسی کتاب نہیں پڑھی۔ جس میں اسلام کی حمایت اس قدر زور کے ساتھ کی گئی ہو۔ جیسا کہ آپ کے شاندار پرچے ہیں۔"

مغربی ملکوں میں جن تک اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے یہ رسالہ جاری ہوا تھا تین رنگ میں اس کا اثر ظاہر ہوا۔ پہلا اثر یہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے نومسلم انگریزوں میں اسلام کے لئے نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا ہو گیا۔ اور قبل ازیں جو وہ اپنے تئیں تنہا سمجھے بیٹھے تھے۔ اب دلائل و براہین کی تازہ کمک پہنچنے پر ان کے حوصلے یکایک بلند ہو گئے۔ اور انہوں نے اشاعتِ اسلام کی مہم تیز سے تیز تر کر دی اس حقیقت کا اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں چند نومسلموں کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ اخبار "کریسنٹ" (لورپول) انگلستان کے مشہور اسلامی پرچہ نے اس رسالہ پر ریویو کرتے ہوئے ۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں لکھا۔

"ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں ان کی تردید میں ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے۔ جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گزرا۔" (ترجمہ)

۲۔ امریکہ کے پہلے نومسلم محمد الگزنڈر رسل ویب (امریکہ) نے لکھا

"میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لئے ایک زبردست طاقت ہو گی۔ اور یہ بھی یقین کرتا ہوں کہ آخر کار یہی رسالہ ان روکوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہو گا جو جہالت سے سچائی کی راہ پر ڈالی گئی ہیں۔" (ترجمہ)

۳۔ شیخ عبداللہ کوئیلم (لورپول) نے لکھا

"میں ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوتا ہوں اور اس مقدس مذہب کی تائید میں میں اسے ایک نہایت ہی قیمتی تحریر سمجھتا ہوں۔" (ترجمہ)

دوسرا اثر مغربی ملکوں پر یہ ہوا کہ وہاں چوٹی کے غیر مسلم مفکروں اور ادیبوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا اور وہ اسلامی نظریات کے قریب آ گئے۔ اور انہیں اسلام کی صحیح تصویر سمجھنے میں کافی مدد ملی۔ مغرب میں اسلام کے لئے جو ایک شاندار فضا بدلی ہے۔ اس میں اس رسالے کا بھی نمایاں حصہ ہے۔ چنانچہ مسٹر اے اردب نے امریکہ سے لکھا:۔

"اس رسالہ کے مضامین روحانی صداقتوں کی نہایت پر حکمت اور روشن تفسیر ہیں۔"

کونٹ ٹالسٹائے نے روس سے لکھا۔

"اس رسالہ کے خیالات بڑے وزنی اور سچے ہیں۔"

پروفیسر ہلسٹما ایڈیٹر "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" نے لکھا:۔

"یہ رسالہ از حد دلچسپ ہے۔"

ریویو آف ریویوز لنڈن نے لکھا:۔

"یورپ اور امریکہ کے وہ لوگ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ یہ رسالہ ضرور منگائیں۔"

ریویو آف ریلیجنز کا تیسرا اثر یہ ہوا کہ اس نے عیسائیت کے علمبرداروں میں ایک غیر معمولی جنبش پیدا کر دی۔ چنانچہ انگلستان نے اخبار چرچ فیملی Church Family نے لکھا کہ

"مرزا صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے تو وہ عیسویت کے خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے کہ بائیبل کا صفایا ہو جائیگا۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص۲۰۹ تا ص۲۱۱)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں۔ ان کو دور کر کے دنیا کے تمام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے پورا کیا جائے اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔" .... "اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارے میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سوا ے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القا کرے کہ یہی وہ وقت ہمت کا ہے۔"

(تاریخ احمدیت حصہ سوم)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم خلافت

105

مورخہ ۲۹ مئی بروز بدھ زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ۵½ بجے شام لجنہ ہال میں زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ ربوہ یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا جو محترمہ امینہ مرزا صاحبہ نے کی درثمین سے نظم امۃ الحمید کشور صاحبہ بنت ملک سیف الرحمان صاحب نے پڑھی جس کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اسکے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے خلافت سے وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔ امتیاز جامعہ نصرت نے نسیم سیفی صاحب کی تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدۂ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے نظام خلافت اور اسکی ضرورت و اہمیت بتاتے ہوئے ان فرائض کی وضاحت فرمائی جن کی ذمہ داری خلیفہ وقت پر ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دین کی صحیح تشریح خلفاء ہی کر سکتے ہیں۔ روحانی زندگی کا قیام خلافت کے ساتھ وابستہ ہے آپنے فرمایا کہ مسلمانوں نے جونہی خلافت سے روگردانی کی تو اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ فتنوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ حضرت عثمان کا سانحہ اس کی ایک کڑی ہے۔ بعد ازاں امتیاز جامعہ نصرت نے مکرم شبیر صاحب کی تازہ نظم پڑھکر سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ ۰۰ سال سے ہماری جماعت کے افراد خلافت کی اہمیت کے متعلق تقریریں سنتے آئے ہیں۔ لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اسکو بیان کرتے رہنا چاہیئے تا ہماری نئی نسل صراط مستقیم سے بھٹکنے نہ پائے۔ آپ نے اپنے ایمان افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے آیت استخلاف کی تفسیر خود حضرت مصلح موعودؓ سے سیکھی ہے۔ خلافت ایک مشروط وعدہ ہے جو قوم رسول اکرم کی اطاعت کرے گی اس سے خدا وعدہ فرماتا ہے کہ میں سلسلہ خلافت جاری کروں گا۔ پس جہاں یہ خوشی کا مقام ہے وہاں بڑے ہی ڈر کا بھی مقام ہے۔ پہلے جب مسلمانوں میں یہ اعتقاد اُٹھ گیا کہ خلیفہ کا وجود ضروری ہے ان سے یہ انعام چھین لیا گیا"۔ آپنے نہایت ہی دردمندانہ رنگ میں مستورات سے اپیل کی کہ وہ ان قربانیوں پر پوری اترنے کی کوشش کریں جن کا مطالبہ خلیفہ وقت کر رہے ہیں۔ آج خلیفہ وقت مطالبہ کر رہے ہیں بار بار رسوم چھوڑنے کا قرآن پڑھنے کا۔ آپ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں یہ بات مدنظر رکھیں کہ یہ انعام مشروط ہے اس انعام کو دائمی رکھنے میں ہماری کوششوں کا بہت دخل ہے اور ہر وہ تحریک جو خلیفہ وقت کی طرف سے ہو۔ ہر احمدی عورت اس پر سو فیصد لبیک کہنے والی ہو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال مجلس شوریٰ میں عورتوں کی وقف عارضی کی سکیم کو منظور فرمایا تا عورتیں بھی قرآن مجید پڑھا سکیں پس میں امید کرتی ہوں کہ ہر احمدی عورت اس پر لبیک کہے گی۔ آپ کی ایمان افروز تقریر کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "دعائے خاص کی تحریک" کے چند اشعار پڑھے اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی خاکسار کی درخواست کو قبولیت کا شرف بخشتے ہوئے مورخہ ۶ احسان مطابق ۶ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک میں برادرم عطاء اللہ صاحب ابن مکرم نور محمد صاحب صحابی کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح مکرمہ حسین فاطمہ بنت مکرم قریشی مظہر حسین صاحب صابر درویش قادیان کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر پہلو سے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد سلیم احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ضلع جھنگ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ احسان ۱۳۴۷ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا:۔

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

والد محترم حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیلؓ کی وفات پر احباب جماعت، خاص طور پر بزرگان کرام نے ہم پسماندگان کے ساتھ، بالمشافہ اور خطوط کے ذریعہ، جس اخلاص اور محبت سے ہمارے اس غم میں شریک ہونے کا اظہار فرمایا اور جن جذبات ہمدردی کا اظہار کیا وہ ہمارے لئے اس صدمہ کو برداشت کرنے میں ایک بڑا سہارا بنا۔ خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ہمارے ساتھ غیر معمولی ہمدردی فرمائی اور نہ صرف جنازہ پڑھا اور کندھا دیا بلکہ باوجود ناسازی طبع کے حضور بہشتی مقبرہ بھی تشریف لے گئے اور قبر تیار ہونے پر دعا فرمائی۔ ہم سب پسماندگان حضور ایدہ اللہ کی اس شفقت و نوازش کے لئے احسان مند رہیں گے۔ پھر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب خصوصی توجہ سے والد صاحب کا علاج فرماتے رہے۔ جس کے لئے ہم آپ کے بھی شکرگذار ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

محترم والد صاحب کی وفات کے وقت ہم سات بہن بھائیوں میں سے چار بیرون از ملک ہونے کی وجہ سے آخری دیدار سے بھی محروم رہے۔ عزیزم عمادالدین کینیڈا میں ہیں۔ چھوٹے بھائی شاہد احمد انگلستان میں نیز بڑی ہمشیرہ خورشیدہ اور چھوٹی بہن رشیدہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بالترتیب انگلستان اور امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ ان کے لئے والد صاحب کی وفات کی خبر پردیس میں شدید صدمہ کا موجب بنی۔ یہ سب احباب کی خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ احباب ہم سب پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کی جدائی کے صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہماری والدہ صاحبہ بھی احباب کی دعاؤں کے محتاج ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اس غم میں صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر قسم کی تکالیف اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار صلاح الدین ۲۰۰ ای گلبرگ ۲ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں نیز خاکسار کو بعض پریشانیاں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد لطیف تاج آزاد کشمیر)

۲۔ میری بائیں آنکھ میں شدید درد رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ تکلیف رفع فرما دے۔ اور صحت عطا فرما دے۔ (گلشن آرا ظفر احمد ملتان)

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ اہلیہ پروفیسر رفیق احمد صاحب ساقی مورخہ ۲۹/۶/۶۸ کو انگلستان روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (اقبال سعید بی اے بی ایڈ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۴۔ خاکسار کے لڑکے نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عطاء الرحمٰن چغتائی ۵۰ مال روڈ لاہور

ویڈ زیب ملبوسات کا اعلیٰ ترین مرکز ہومن کلاتھ ہاؤس
* ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجیے *
دیانتداری ہمارا نصب العین ہے خواجہ عبدالمومن ہومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

فہرست چندہ دہندگان امداد درویشان

جن احباب نے ماہ ہجرت میں چندہ امداد درویشان بھجوایا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو حسنات دارین سے نوازے اور اپنے خاص فضل سے انہیں مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ہر طرح ان کا معین و ناصر رہے۔ آمین۔ (ناظر خدمت درویشاں)

امداد درویشاں

(۱/۵/۶۸ تا ۳۱/۵/۶۸)

۱ -	مسز خلیل احمد خان صاحب پشاور	۱۵ — ۰۰
۲ -	مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۰ — ۰۰
۳ -	مکرم سردار رفیق احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ	۱۰ — ۰۰
۴ -	محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد منظور احمد صاحب سٹیشن ماسٹر	۵ — ۰۰
۵ -	بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری منجانب بشیر احمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ	۵ — ۰۰
۶ -	مکرمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور	۵ — ۰۰
۷ -	مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اقبال صاحب لاہور	۲۰ — ۰۰
۸ -	مکرم شیخ محمد علی صاحب چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ	۵ — ۰۰
۹ -	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	۰ — ۲۵
۱۰ -	مکرم ارشد احمد صاحب پسر منیر احمد صاحب ربوہ	۱۲ — ۰۰
۱۱ -	مکرمہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ مرضع ڈھپئی ضلع سیالکوٹ	۵۰ — ۰۰
۱۲ -	محترم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال	۲۱ — ۰۰
۱۳ -	مکرم بشیر احمد صاحب معدروانی متعلم ایم اے - لاہور	۱۰ — ۰۰
۱۴ -	محترم چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	۱ — ۰۰
۱۵ -	مکرم محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال ساہیوال	۵ — ۰۰
۱۶ -	" صلاح الدین کباڑی گیٹ لاہور	۰ — ۵۰
۱۷ -	" چوہدری محمد عیسیٰ صاحب دوجہ جھنگ لاہور	۱ — ۰۰
۱۸ -	" محمد حسین صاحب اوکاڑہ	۱ — ۰۰
۱۹ -	" شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائل پور	۲ — ۰۰
۲۰ -	" محمد صادق صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد	۴ — ۰۰
۲۱ -	" مرزا عبدالرحمان صاحب محاسب کراچی	۶ — ۰۰
۲۲ -	" وکیل المال صاحب ثانی ربوہ	۵۰ — ۰۰
۲۳ -	" محمد افضل صاحب فاروق اوچ شریف بہاولپور	۱۰ — ۰۰
۲۴ -	" ملک منظور احمد صاحب سمن آباد لاہور	۵ — ۰۰
۲۵ -	" محمود عالم صاحب روہڑی سیمنٹ ورکس	۵ — ۰۰
۲۶ -	" مرزا عبدالرحمان صاحب کراچی	۱ — ۰۰
۲۷ -	" محمد یحیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور	۳ — ۰۰
۲۸ -	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری منجانب محمد طفیل صاحب گجرات	۱۰ — ۰۰
۲۹ -	مکرم سلیم اللہ صاحب حلقہ سنت نگر لاہور	۵۰ — ۰۰
۳۰ -	مکرم طفیل محمد صاحب سرگودھا	۱۰ — ۰۰
۳۱ -	" عطا حسین صاحب لائل پور	۱۰۲ — ۰۰
۳۲ -	" منور احمد صاحب پشاور منجانب امۃ العزیز صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۳۳ -	" " " فخر النساء صاحبہ	۳ — ۰۰
۳۴ -	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری منجانب سید شفیق حسن صاحب کراچی (معہ قربانی)	۶۰ — ۰۰
۳۵ -	مکرم ملک صفدر علی صاحب کراچی بذریعہ مرزا عبدالرحمن صاحب (معہ قربانی)	۴ — ۰۰
۳۶ -	مکرم خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور (امداد طلباء)	۱۰ — ۰۰
۳۷ -	مکرم ملک منظور احمد صاحب سمن آباد لاہور (امداد طلباء)	۲۰ — ۰۰

درخواستہائے دعا

۱- میرے خاوند عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل ٹی۔ بی وارڈ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے دعا فرمادیں۔
اہلیہ مرزا عبدالغنی احمدی کریم پارک راوی روڈ لاہور

۲- میرے والد چوہدری عطاء اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالوکے تتلے تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب انکا اپریشن میو ہسپتال میں عنقریب ہو رہا ہے تمام احمدی دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور صحت عطا فرمائے۔
آفتاب احمد ولد چوہدری عطاء اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالوکے تتلے تحصیل نارووال۔ ضلع سیالکوٹ

اعلان نکاح

عزیزم مبشر احمد حبیبہ کا نکاح عزیزہ نصرت بیگم بنت چوہدری غلام رسول صاحب بسرا ساکن لاؤکے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ سے مبلغ چار ہزار یکصد روپے (۴۱۰۰ روپے) حق مہر پر مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت احمدیہ کا سلسلہ ہر دو خاندانوں کے لئے اس رشتہ کا بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
چوہدری محمد ابراہیم حبیبہ عزیز پور ڈگری تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

نصرت رائٹنگ پیڈ
جس پر
عبداللہ الیس بکاف
چھپا ہوا ہے
ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے
بہترین سرمہ خارش۔ پانی بہنا۔ ماہیمی۔ ناخنہ۔ پھولی وغیرہ امراض کا بہترین علاج متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر جو بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ جسٹرڈ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر														
گوجرانوالہ تا لاہور	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۴۵ بعد دوپہر														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
محمد علی تبسم مینیجر

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
مینیجر

حب اکسیر مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ دو روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم منظور احمد اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے۔ اولادِ نرینہ کے لئے نورِ نظر کورس ۲۵ روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۸

۱۵۶

امانت تحریکِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریکِ جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ کہ چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً خاص کوالٹی ساکٹ و سوئچ کمبائنڈ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
(۳) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیئر تھری پن ساکٹ ۱۵ ایمپیئر تھری پن پورسلین
۴۔ ساکٹ ۵ ایمپیئر ٹو پن پورسلین

SYMBOL OF QUALITY

شفیع سنز اینڈ سنز معرفت سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ

قادیان کا نہایت مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر صاحبان ... بزرگ ہستیوں کو گرویدہ ... اکسیر ...

فی تولہ ۲ روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔ قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔
مکمل کورس ۲۰ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور جوانوں کا زندگی بخش علاج مکمل کورس تیس روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ رنگ پورہ بازار سیالکوٹ

معتدل مقویات (TONICS)

ہماری تیار کردہ مقویات ہر موسم گرما میں یکساں مفید اور بے ضرر ہیں
بی بی ٹانک بچوں کی اکسیر دوا اور ٹانک ... ۳ روپیہ
ببلی ٹانک دماغ اور حافظہ کو تقویت دیتا ہے ... ۳ روپیہ
سپیرل ٹانک دائمی نقصان اعصابی کمزوری کے لئے ... ۴ روپیہ
سپیشل ٹانک ہر قسم کی کمزوری اور کمی خون کے لئے ... ۵ روپیہ
سپیشل کورس ... ۱۰ روپیہ
ری جو وینیٹنگ کورس ... ۳۰ روپیہ
کیمسٹ و میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر رحیم ہومیوپیتھک متصل ڈاکخانہ ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ لسٹر فرش دریاں کھیس تولئے چادریں تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(مینیجر)

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۵/۳/۶۸ بروز جمعہ مکرم محمد طیب صاحب ولد عبد الخالق صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر کے نکاح کا اعلان امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب ٹنڈو... ضلع تھرپارکر کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰) حق مہر پر مکرم سعید احمد صاحب نے مسجد احمدیہ مقامی میں کیا۔

اسی روز شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی احباب نے شرکت کی۔ ۱۷ مارچ بعد افطار مکرم مرزا محمد احمد صاحب نے ڈگری میں اپنے مکان پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح و شادی کے بابرکت اور جانبین کے لئے مفید ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر)

برائے فروخت

قطعہ دو کنال زمین نزد ٹی آئی کالج گراؤنڈ برائے فروخت موجود ہے۔ زمین با موقع اور پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند دوست خاکسار سے مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

عبد الباسط ابن حبی سنز جنرل اسٹور گولبازار ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنے والا
ماہنامہ
الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں۔
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے (مینیجر الفرقان)

ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجیے

زمینداران کے لئے
مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے کا سنہری موقعہ
ہیں اپنی زمین کی زراعت کے لئے
نزد ربوہ
چند مزارعین و ملازمین کی ضرورت ہے
خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں
محمود جنرل اسٹور گولبازار ربوہ

جامعہ احمدیہ میں مالی کی ضرورت

جامعہ احمدیہ میں ایک ایسے تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے جو درختوں اور پھولوں کے کام سے اچھا واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

شربتِ خانہ ساز نزلہ کھانسی اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ کی تحفہ سپیشل سب کے لئے یکساں مفید فی شیشی سوا روپیہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۲ احسان تا ۲۷ احسان ۱۳۴۷ہش

(۱) گزشتہ ہفتہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مری ہلز میں ہی قیام فرما رہے حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔
حضور ایدہ اللہ نے ۲۱ احسان کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ کلڈنہ میں پڑھائی۔ مری اور اس کے گرد و نواح کے احباب کے علاوہ راولپنڈی سے بھی بہت سے دوستوں نے مری پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے سورۃ فاتحہ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور میں ہی قیام فرما ہیں گزشتہ ہفتہ آپ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ ۲۰ احسان کو آپ نے ایک مکتوب میں رقم فرمایا:-

"آج دو روز سے مجھے سر درد میں وہ وقفہ ہے جسکو آرام کہا جا سکتا ہے۔ صرف ایک دو منٹ بھر کے لئے دو چار دفعہ اٹھتی ہے وہ بھی شدید نہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ یہ آرام اب مستقل ہو جائے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(۳) محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم محترمہ مجودہ بیگم صاحبہ کی صحت میں گزشتہ ہفتہ کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ جگر کی حالت بھی ویسی ہی ہے اور کمزوری میں بھی افاقہ نہیں۔
احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

(۴) ۲۱ احسان کو ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ آل عمران کی آیت یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی تفسیر بیان کرکے احباب کو اپنے اندر یقین کامل پیدا کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کما حقہٗ بجالانے کی تلقین فرمائی۔

(۵) محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ۱۵ احسان سے ۲۲ احسان تک بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں مظفر آباد اور مری میں قیام کرنے کے بعد ۲۳ احسان کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ مری میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔

(۶) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا گیا ہے کہ مجلس ارشاد مجلس مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۳ وفا (جولائی) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہو گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی اس اجلاس میں شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔
پروگرام حسب ذیل ہے:-

موضوع	نام مقرر
الہام ــــ بنگالیوں کی دلجوئی	۱۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ
مسلمان اور علم الحساب	۲۔ محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال
مغربی افریقہ میں اسلام	۳۔ محترم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(۷) لجنہ اماء اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اجتماع کے موقع پر شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے ایجنڈے کے لئے لجنات کو اپنی تجاویز آخر ظہور (اگست) تک بھجوا دینی چاہئیں۔ نیز اجتماع کے پروگرام کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے مشورے حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں ارسال کئے جائیں۔

(۸) خدا تعالےٰ کی آخری اور دائمی شریعت قرآن مجید کے چودہ سو سالہ جشن نزول کے سلسلہ میں پچھلے دنوں جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے احمدیہ دار المطالعہ بندر روڈ کراچی میں تراجم قرآن مجید کی ایک وسیع اور عظیم الشان نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش کا افتتاح ۱۵ احسان ۱۳۴۷ہش مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۸ء کو ملک کی علم دوست نامور شخصیت محترم جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارۂ پاکستان نے فرمایا۔ اس موقع پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی و چیئرمین تنظیمی کمیٹی نمائش تراجم قرآن مجید نے استقبالیہ ایڈریس پڑھتے ہوئے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اہمیت اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ محترم جناب ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب نے نمائش کا افتتاح فرماتے ہوئے تراجم قرآن مجید کے سلسلہ میں جماعت کی خدمات اور مساعی کو سراہا۔
نمائش میں انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش، سواحیلی، یوروبا، لوگنڈی، ہندی، گورمکھی اردو اور متعدد دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے نسخے پیش کئے گئے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کے بعض قلمی اور نادر نسخے بھی زیارت کے لئے رکھے گئے۔
یہ نمائش اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی اور روزانہ ہزاروں افراد تراجم قرآن مجید کی زیارت کی غرض سے نمائش دیکھنے آتے رہے ۲۱ احسان کو سیکرٹری اطلاعات و نشریات جناب الطاف گوہر نے بھی نمائش کو دیکھا اور سراہا۔
کراچی کے اخبارات نے نمائش کے متعلق خاص تفصیلی اطلاعات شائع کیں۔ نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی نمائش کی خبر کو خاص اہتمام سے نشر کیا۔

(۹) افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی جو قیام پاکستان کے وقت سے کراچی میں مقیم تھے وہاں ۲۱ احسان ۱۳۴۷ہش مطابق ۲۱ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعہ ۸ بجے شام بعمر قریباً ۹۲ سال وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔
آپ ۱۸۹۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔
۲۳ احسان کو جنازہ ربوہ لایا گیا اسی روز بعد نماز ظہر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ہش (مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴